ووٹ کی شرعی حیثیت

مولانا قاضی محمد نسیم صاحب
مدرسہ نجم المدارس کلاچی

ووٹ امانت ہے اوراس کا صحیح استعمال اسلامی فریضہ ہے۔اس اسلامی ذمہ داری کو مفاد پرستی، سڑکوں، گلی کوچوں، کھمبوں، ٹرانسفارمروں اور آلو پیاز کی بھینٹ نہ چڑھایا جائے۔ملک پاکستان میں حالات دن بدن بدتر ہوتے جارہے ہیں۔انتخابات میں ووٹ استعمال کرتے وقت اس کو خالص دنیاوی معاملہ سمجھا جاتا ہے، حالانکہ ووٹ امانت ہے اوراس کا صحیح استعمال دینی فریضہ ہے۔اگر اہلِ وطن اس دینی امانت اور اسلامی فریضہ کی ادائیگی میں ہمیشہ کی طرح سُستی اور کاہلی برتتے رہے تو نہ ملک کا کوئی طبقہ محفوظ رہے گا اور نہ ہی کوئی مقام۔اگر ووٹ کا استعمال اسلامی فریضہ کی بجائے اپنے ذاتی مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا جاتا رہا تو خدانہ کرے یہ ملک ہی باقی نہ رہے گا۔اہل وطن کی یہ روش جو ملک میں چل پڑی ہے، اگر یکسر تبدیل نہیں کی جائے گی تو ملک سے بدامنی، غربت وافلاس، بے روزگاری کا خاتمہ ناممکن ہوگا۔جس طرح الیکشن کمیشن کی ذمہ داری ہے کہ وہ انتخابات کو صاف شفاف رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرے تو ساتھ ساتھ امیدواروں کے صاف شفاف ہونے کی ذمہ داری کا احساس بھی پوری تندہی سے ادا کرے۔

الیکشن کمیشن سے زیادہ ذمہ داری عوام ووٹروں کی ہے کہ وہ ووٹ کو امانت اور اسلامی ذمہ داری کے طور پر استعمال کریں۔اکثر و بیشتر کئی دہائیوں سے دیکھا جارہا ہے کہ انتخابات کے شروع ہوتے ہی غریب عوام جو مہنگائی، غربت، بے روزگاری کی ماری ہوئی ہے، اور مفاد پرست اشخاص اس وقت کو غنیمت سمجھتے ہوئے لیڈروں، پارٹیوں اور ان کے دلالوں سے کچھ وصول کرنے کے لئے دوڑیں لگانے لگ جاتے ہیں۔نوکریوں کے حصول اور آلو پیاز کی فکر میں بے حسی، مفاد پرستی اور ضمیر کی کمزوری بلکہ ضمیر فروشی کا ثبوت دیتے ہوئے اور ملک کی بقاء کو داؤ پر لگاتے ہوئے اپنی عزت نفس اور اپنے بڑوں کے ناموس کو پس پشت ڈال کر یہ سوداگر چھوٹے بڑے بیوپاریوں کے دروازے کھٹکھٹانے لگ جاتے ہیں۔الیکشن کی اصل روح اور اصل مقصد کسی کے پیش نظر نہیں ہوتا۔ ہر ایک امیدوار نے بھی اور ووٹروں نے بھی اپنے مفاد کو سب کچھ سمجھا ہوتا ہے، اور ان کے مدنظر چل کی خیر کل کی خیر ہوتی ہے۔ووٹ استعمال کرنے کا مقصد ایسے

باکردار لوگوں کو منتخب کرنا ہوتا ہے جو ملک کے خیر خواہ ہوں، ملکی مفاد، ملک کی بقاء اور استحکام کا درد رکھنے والے ہوں اور نفاذِ شریعت ان کی اولین ترجیح ہو، نہ کہ ایسے آدمی کو منتخب کریں کہ جن کا نظریہ اور مشن صرف اور صرف اپنی تجوریاں بھرنا ہو، نیز یہ بھی ضروری ہے کہ امیدوار خدا اور رسول ﷺ کے دین کا باغی اور منکر بھی نہ ہو۔

ووٹ کا استعمال

ہم سنی مسلمان اپنا ووٹ اس امیدوار کے حق میں استعمال کریں گے جو صوم وصلوٰۃ کا پابند ہو، نشہ آور اشیاء کا عادی نہ ہو، جواری اور سود خور نہ ہو، وطن پاکستان کو جسے لاکھوں مسلمانوں نے جان، مال اور عزتوں کی قربانی دے کر اسلامی نظامِ حکومت، نظامِ معیشت، نظامِ عدالت کے لئے حاصل کیا تھا، اس کی مقنّنہ اور بااختیار اسمبلی میں غیر مسلم شریک نہ کیا جائے، بالکل اسی طرح جس طرح کہ روسی نظام کا قائل امریکہ کی ریاستوں میں شامل نہیں کیا جاتا اور اسی طرح امریکی نظام کو ماننے والا روسی حکومت میں برداشت اور شامل نہیں کیا جاتا۔ اگر ان شرطوں کا کوئی امیدوار نہ ملے تو اس سے بہتر ہے کہ پھر ووٹ استعمال ہی نہ کیا جائے۔

ووٹ ایک شرعی شہادت

ووٹ نمائندہ کے حق میں شہادت ہے۔ اور ہر اکیس سالہ شہادت کا اہل نہیں ہوتا، شہادت کے لئے صرف بالغ ہونا کافی نہیں، بلکہ جھوٹ کا عادی نہ ہونا بھی ضروری ہے یا خوفِ خدا کی وجہ سے جس کی علامت کم از کم صوم وصلوٰۃ کی پابندی ہے، جیسے سطور بالا میں عرض کیا گیا۔ مولانا مفتی محمد شفیعؒ نے معارف القرآن جلد دوم آیت ''أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلٰى أَهْلِهَا'' کے متعلق لکھا ہے: آیت کا نزول اگرچہ ایک خاص واقعہ میں ہے، لیکن حکم عام جس کی پابندی پوری امت کے لئے ضروری ہے۔ ''إِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُکُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلٰى أَهْلِهَا'' یعنی اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے مستحقین کو پہنچایا کرو (اسی طرح ووٹ بھی ایک شہادت اور امانت ہے) جس کے ہاتھ میں کوئی امانت ہے، اس پر لازم ہے کہ یہ امانت اس کے اہل و مستحق کو پہنچادے۔ حکومت کے مناصب (عہدے) جتنے بھی ہیں، وہ سب اللہ کی امانتیں ہیں، جس کے امین وہ حکام اور افسر ہیں جن کے ہاتھ عزل ونصب کے اختیارات ہیں، ان کے لئے جائز نہیں کہ کوئی عہدہ کسی ایسے شخص کے سپرد کردیں جو اپنی عملی یا علمی قابلیت کے اعتبار سے اس کا اہل نہیں ہے، بلکہ ان پر لازم ہے کہ ہر کام اور ہر عہدہ کیلئے اپنے دائرۂ حکومت میں اس کے مستحق کو تلاش کریں۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے: جب دیکھو کہ کاموں کی ذمہ داری ایسے لوگوں کے سپرد کردی گئی جو اس کے اہل نہیں تو (اب فساد کا کوئی علاج نہیں) قیامت کا انتظار کرو۔ اب ہر شخص یہ سوچ سمجھ کر ووٹ استعمال کرے کہ آیا میرا ووٹ ایسے شخص کے حق میں تو نہیں جارہا جس کا قرآن وحدیث سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ آج جو پوری دنیا خصوصاً اسلامی ملک پاکستان میں جو فساد، بدامنی، دہشت گردی اور تخریب کاری کی

آگ سلگ رہی ہے، یہ ہمارے غلط انتخاب کا نتیجہ ہوتا ہے۔قرآن کریم نے لفظ ’’أمانات‘‘ صیغۂ جمع لاکر اس کی طرف اشارہ کردیا کہ امانت صرف اسی کا نام نہیں کہ ایک شخص کا مال کسی دوسرے شخص کے پاس بطور امانت رکھا ہو، بلکہ امانت کی بہت سی اقسام ہیں، جن میں حکومتی عہدے بھی داخل ہیں۔انتخابات میں ووٹ، ووٹر اور امیدوار کی شرعی حیثیت ’’مفتی محمد شفیع صاحبؒ‘‘ کے رسالے سے ضروری سمجھ کر تحریر کرتا ہوں۔

امیدواری

کسی مجلس کی ممبری کے انتخابات کیلئے جو امیدوار کی حیثیت سے کھڑا ہو، وہ گویا پوری ملت کے سامنے دو چیزوں کا مدعی ہے: ایک یہ کہ وہ اس کام کی قابلیت رکھتا ہے، جس کا وہ امیدوار ہے، دوسرے یہ کہ وہ دیانت داری سے اس کام کو انجام دے گا۔

اب اگر واقع میں وہ اپنے اس دعویٰ میں سچا ہے، یعنی قابلیت رکھتا ہے اور امانت و دیانت کے ساتھ قوم کی خدمت کے جذبے سے اس میدان میں آیا تو اس کا یہ عمل کسی حد تک درست ہے اور بہتر طریق اس کا یہ ہے کہ کوئی شخص خود مدعی بن کر کھڑا نہ ہو، بلکہ مسلمانوں کی کوئی جماعت اس کو اس کام کا اہل سمجھ کر نامزد کردے اور جس شخص میں اس کام کی صلاحیت ہی نہیں، وہ اگر امیدوار ہو کر کھڑا ہو تو قوم کا غدار اور خائن ہے، اس کا ممبری میں کامیاب ہونا ملک وملت کیلئے خرابی کا سبب تو بعد میں بنے گا، پہلے تو وہ خود غدار اور خیانت کا مجرم ہو کر عذابِ جہنم کا مستحق بن جائے گا۔

اب ہر وہ شخص جو کسی مجلس کی ممبری کیلئے کھڑا ہوتا ہے، اگر اس کو کچھ آخرت کی بھی فکر ہے تو اس میدان میں آنے سے پہلے خود اپنا جائزہ لے لے، اور یہ سمجھ لے کہ اس ممبری سے پہلے تو اس کی ذمہ داری صرف اپنی ذات اور اپنے اہل وعیال تک محدود تھی، کیونکہ بنصِ حدیث ہر شخص اپنے اہل وعیال کا بھی ذمہ دار ہے اور اب کسی مجلس کی ممبری کے بعد جتنی خلق خدا کا تعلق اس مجلس سے وابستہ ہے، ان سب کی ذمہ داری کا بوجھ اس کی گردن پر آتا ہے اور وہ دنیا وآخرت میں اس ذمہ داری کا مسئول اور جوابدہ ہے۔

ووٹ اور ووٹر

کسی امیدوارِ ممبری کو ووٹ دینے کی از روئے قرآن وحدیث چند حیثیتیں ہیں: ایک حیثیت شہادت کی ہے کہ ووٹر جس شخص کو اپنا ووٹ دے رہا ہے، اس کے متعلق اس کی شہادت دے رہا ہے کہ یہ شخص اس کام کی قابلیت بھی رکھتا ہے اور دیانت اور امانت بھی۔ اور اگر واقع میں اس شخص کے اندر یہ صفات نہیں ہیں اور ووٹر یہ جانتے ہوئے اس کو ووٹ دیتا ہے تو وہ ایک جھوٹی شہادت ہے، جو سخت کبیرہ گناہ اور وبالِ دنیا وآخرت ہے۔ صحیح بخاری شریف کی حدیث میں رسول کریم ﷺ نے شہادت کاذبہ کو شرک کے ساتھ کبائر میں شمار فرمایا ہے۔

جس حلقے میں چند امیدوار کھڑے ہوں اور ووٹر کو یہ معلوم ہے کہ قابلیت اور دیانت کے اعتبار سے فلاں آدمی قابل ترجیح ہے تو اس کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو ووٹ دینا اس اکبر کبائر میں اپنے آپ کو مبتلا کرنا ہے۔ اب ووٹ دینے والا اپنی آخرت اور انجام کو دیکھ کر ووٹ دے، محض رسمی مروت یا کسی طمع و خوف کی وجہ سے اپنے آپ کو اس وبال میں مبتلا نہ کرے۔

دوسری حیثیت ووٹ کی شفاعت یعنی سفارش کی ہے کہ ووٹر اس کی نمائندگی کی سفارش کرتا ہے۔ اس سفارش کے بارے میں قرآن کریم کا یہ ارشاد ہر ووٹر کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے:

”مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهُ نَصِيبٌ مِّنْهَا وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهُ كِفْلٌ مِّنْهَا“۔ (النساء:۸۵)

ترجمہ:”جو شخص اچھی سفارش کرتا ہے تو اس میں اس کو بھی حصہ ملتا ہے اور بری سفارش کرتا ہے تو اس کی برائی میں اس کا بھی حصہ لگتا ہے“۔

اچھی سفارش یہی ہے کہ قابل اور دیانت دار آدمی کی سفارش کرے جو خلق خدا کے حقوق صحیح طور پر ادا کرلے۔ اور بری سفارش یہ ہے کہ نااہل، نالائق، فاسق اور ظالم کی سفارش کرکے اس کو خلق خدا پر مسلط کرلے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے ووٹوں سے کامیاب ہونے والا امیدوار اپنے پانچ سالہ دور میں جو نیک یا بدعمل کرے گا، ہم اس کے شریک سمجھے جائیں گے۔

ووٹر کی ایک تیسری حیثیت وکالت کی ہے کہ ووٹ دینے والا اس امیدوار کو اپنا نمائندہ اور وکیل بناتا ہے، لیکن اگر یہ وکالت اس کے کسی شخصی (ذاتی) حق کے متعلق ہوتی اور اس کا نفع نقصان صرف اس کی ذات کو پہنچتا اور اس کا یہ خود ذمہ دار ہوتا، تو پھر بھی معاملہ ہلکا تھا، مگر یہاں ایسا نہیں، کیونکہ یہ وکالت ایسے حقوق کے متعلق ہے جس میں اس کے ساتھ پوری قوم شریک ہے، اس لئے اگر کسی نااہل کو اپنی نمائندگی کیلئے ووٹ دے کر کامیاب بنایا تو پوری قوم کے حقوق کو پامال کرنے کا گناہ بھی اس کے گردن پر رہا۔

خلاصہ یہ ہے کہ ہمارا ووٹ تین حیثیتیں رکھتا ہے:۱:...... ایک شہادت۔۲:...... دوسرے سفارش۔۳:...... تیسرے حقوقِ مشترکہ میں وکالت۔ تینوں حیثیتوں میں جس طرح نیک، صالح، قابل آدمی کو ووٹ دینا موجب ثوابِ عظیم ہے اور اس کے ثمرات اس کو ملنے والے ہیں، اسی طرح نااہل یا غیر متدین شخص کو ووٹ دینا جھوٹی شہادت بھی ہے اور بری سفارش بھی اور ناجائز وکالت بھی اور اس کے تباہ کن ثمرات بھی اس کے نامۂ اعمال میں لکھے جائیں گے۔

ضروری تنبیہ!

جس طرح قرآن وسنت کی رو سے یہ واضح ہوا کہ نااہل، ظالم، فاسق اور غلط آدمی کو ووٹ دینا گناہ عظیم ہے، اسی طرح ایک اچھے، نیک اور قابل آدمی کو ووٹ دینا ثواب عظیم ہے، بلکہ ایک فریضۂ شرعی ہے۔

قرآن کریم نے جیسے جھوٹی شہادت کو حرام قرار دیا ہے، اسی طرح سچی شہادت کو واجب ولازم بھی فرمایا ہے۔

آج جو خرابیاں انتخابات میں پیش آرہی ہیں، ان کی بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ نیک، صالح حضرات عموماً ووٹ دینے ہی سے گریز کرنے لگے، جس کا لازمی نتیجہ وہ ہوا جو مشاہدہ میں آرہا ہے کہ ووٹ عموماً ان لوگوں کے آتے ہیں جو چند ٹکوں میں خرید لئے جاتے ہیں اور ان لوگوں کے ووٹوں سے جو نمائندے پوری قوم پر مسلط ہوتے ہیں، وہ ظاہر ہے کہ کس کماش اور کس کردار کے لوگ ہوں گے! اس لئے جس حلقہ میں کوئی بھی امیدوار قابل اور نیک معلوم ہو، اُسے ووٹ دینے سے گریز کرنا بھی شرعی حرام اور پوری قوم وملت پر ظلم کے مترادف ہے۔

اور اگر کسی حلقہ میں کوئی بھی امیدوار صحیح معنیٰ میں قابل اور دیانتدار نہ ہو، مگر ان میں سے کوئی ایک صلاحیت کار اور خدا ترسی کے اصول پر دوسروں کی نسبت غنیمت ہو تو تقلیل شر اور تقلیل ظلم کی نیت سے اس کو بھی ووٹ دے دینا جائز، بلکہ مستحسن ہے۔ مختصر یہ کہ انتخابات میں ووٹ کی شرعی حیثیت کم از کم ایک شہادت کی ہے، جس کا چھپانا بھی حرام ہے اور اس میں جھوٹ بولنا بھی حرام اور اس پر کوئی معاوضہ لینا بھی حرام، اس میں محض ایک سیاسی ہار جیت اور دنیا کا کھیل سمجھنا بڑی بھاری غلطی ہے۔

آپ جس امیدوار کو ووٹ دیتے ہیں، شرعاً آپ اس کی گواہی دیتے ہیں کہ یہ شخص اپنے نظریے اور علم وعمل اور دیانتداری کی رو سے اس کام کا اہل اور دوسرے امیدواروں سے بہتر ہے۔ جس مقصد کے لئے یہ انتخابات ہو رہے ہیں، اس کی حقیقت کو سامنے رکھیں اور اس سے مندرجہ ذیل نتائج برآمد ہوتے ہیں:

۱:...... آپ کے ووٹ اور شہادت کے ذریعے جو نمائندہ کسی اسمبلی میں پہنچے گا، وہ اس سلسلہ میں جتنے اچھے یا بُرے اقدامات کرے گا، اُن کی ذمہ داری آپ پر عائد ہوگی، آپ بھی اُس کے ثواب یا عذاب میں برابر شریک ہوں گے۔

۲:...... اس معاملہ میں یہ بات خاص طور پر یاد رکھنے کی ہے کہ شخصی معاملات میں کوئی غلطی بھی ہو جائے تو اس کا اثر بھی شخصی اور محدود ہوتا ہے، ثواب بھی محدود، عذاب بھی محدود، لیکن قومی اور ملکی معاملات سے پوری قوم متاثر ہوتی ہے۔

۳:...... سچی شہادت کا چُھپانا از روئے قرآن حرام ہے، اس لئے کسی حلقۂ انتخاب میں اگر کوئی صحیح نظریہ کا حامل اور دیانت دار نمائندہ کھڑا ہے تو اس کو ووٹ دینے میں کوتاہی کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

۴:...... جو امیدوار نظریۂ اسلامی کے خلاف کوئی نظریہ رکھتا ہے، اس کو ووٹ دینا ایک جھوٹی شہادت ہے، جو گناہ کبیرہ ہے۔

۵:...... ووٹ کو پیسوں کے معاوضے میں دینا بد ترین قسم کی رشوت ہے اور چند ٹکوں کی خاطر اسلام اور ملک سے بغاوت ہے۔ دوسروں کی دُنیا سنوارنے کیلئے اپنا دین قربان کر دینا کتنے ہی مال و دولت کے بدلے میں ہو، کوئی دانشمندی نہیں ہوسکتی۔ رسول پاک ﷺ نے فرمایا ہے کہ: ''وہ شخص سب سے زیادہ خسارے میں ہے جو دوسرے کی دنیا کے لئے اپنا دین کھو بیٹھے''۔